صلوٰتہٖ" (فتح الباری ص ۲۵۲)

امام شوکانی لکھتے ہیں کہ امام کو لقمہ دینا مطلقاً جائز ہے:

"وَالْاَدِلَّۃُ قَدْ دَلَّتْ عَلٰی مَشْرُوْعِیَّۃِ الْفَتْحِ مُطْلَقًا" (نیل الاوطار ص ۲۶۹)

فرمایا کہ اگر اس کے لیے اور کوئی دلیل نہ ہوتی تو بھی "تعاون علی البر والتقویٰ" کافی ہوتا:

"فَلَوْ قَدَّرْنَا عَدَمَ وُرُوْدِ دَلِیْلٍ یَدُلُّ عَلٰی مَشْرُوْعِیَّتِہٖ لَکَانَ مِنَ التَّعَاوُنِ عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی" (السیل الجرار ص ۲۴۵)

(۲)

تشہد میں شامل ہونے والے کی نمازِ جمعہ؟

دائرہ دین پناہ (ضلع مظفر گڑھ) سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ:

"ایک مسلمان نمازِ جمعہ میں حالتِ تشہد میں جماعت کے ساتھ مل جاتا ہے، کیا اس کی نماز ادا ہو جائیگی؟"

الجواب:

ایک قول یہ ہے کہ نمازِ جمعہ شمار نہیں ہوگی، اب اس کو ظہر کی چار رکعتیں ادا کرنا ہوں گی، اس سلسلے میں مرفوع روایات تو تسلی بخش نہیں ہیں، البتہ موقوف آثار اس کے بارے میں بالکل واضح ہیں کہ ایک رکعت پالی تو جمعہ ہو گیا، ورنہ ظہر ادا کی جائے:

"قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الْجُمُعَۃِ فَلْیُصَلِّ اِلَیْھَا اُخْرٰی وَمَنْ لَّمْ یُدْرِکِ الرُّکُوْعَ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا"

(ابن ابی شیبۃ ص ۱۲۸/۲۹)

وَکَذَا قَالَ الْاَسْوَدُ وَالشَّعْبِیُّ (ایضاً ص ۱۲۹) وَھٰذَا قَوْلُ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَنَسٍ وَالْحَسَنِ (ایضاً ص ۱۳۰)

اہل حدیث علماء کا بھی یہی نظریہ ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: کہ جو شخص تشہد میں مل جاتا ہے وہ دو ہی رکعتیں پڑھے، یعنی اس کا جمعہ ہو گیا:

"عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ مَنْ اَدْرَکَ التَّشَہُّدَ فَقَدْ

اَدْرَكَ الصَّلٰوۃَ » (مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۱/۲)

یعنی عبد اللہ (ابن مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ: "جو شخص تشہد پا لیتا ہے اس کی نماز ہو گئی!"

حکم اور حماد سے امام شعبہ نے پوچھا کہ ایک شخص اگر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے جماعت میں شریک ہو جاتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ دو ہی رکعتیں پڑھے، یعنی جمعہ ہو گیا:

« عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَجِيْءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ الْاِمَامُ قَالَا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۱/۲)

یہی بات حضرت ضحاک اور حضرت امام نخعی نے بھی کہی ہے (ایضاً ص۱۳۱/۲)

راقم الحروف کے نزدیک بھی یہی قول اقرب الی الصواب ہے۔ نماز کوئی ہو، جب اس میں ایک نمازی کسی بھی مقام میں شریکِ جماعت ہو جاتا ہے، تو اس کی وہ نماز وہی شمار کی جاتی ہے جس میں وہ شریک ہوتا ہے۔ وہ ظہر ہو عصر، یا اور کوئی نماز— پھر جمعہ کی نماز اس سے کیوں مستثنیٰ کی جائے؟

وجہ مغالطہ:

اصل میں مغالطہ کا بنیادی سبب روایات کے یہ الفاظ بن جاتے ہیں کہ "جس نے رکوع پالیا، رکعت ہو گئی ورنہ نہیں" مثلاً «مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوۃٍ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا!»

اس سلسلے میں اس حد تک ہم بھی اتفاق کرتے ہیں کہ: رکوع میں شرکت کے بغیر رکعت نہیں بنتی لیکن کیا، جو نماز سمجھ کر اس میں نمازی نے شرکت کی ہے وہ نماز اسے مل گئی ہے یا نہیں؟ — جن حضرات نے یہ فیصلہ فرمایا کہ: اسے وہ نماز نہ مل سکی، ہمارے نزدیک یہ استنباط صحیح نہیں ہے، کیونکہ آخری تشہد بھی نماز کا حصہ ہے۔ جب اس میں شرکت نصیب ہو گئی تو جیسا کہ دوسری نمازوں کی بات ہے، اسے بھی انہی نمازوں کے ساتھ رکھنا چاہیے جو ایسی صورت میں شمار کی جاتی ہیں۔ اگر آپ کہیں کہ نماز کا زیادہ حصہ نہیں پاسکے تو اس کے لیے یہی کہا جائے گا کہ وہ ان کو نہیں ملی، کہ «حُكْمُ الْاَكْثَرِ حُكْمُ الْكُلِّ» — لیکن سوال یہ ہے کہ: ظہر کی رکعتوں میں سے اخیری رکعت کے صرف رکوع کے پالینے سے وہ مدرک نماز کیسے بن گئے؟ حالانکہ اکثر حصہ میں وہ شریک نہیں

ہو سکے ؟

نماز کا دائرہ، سلام پھیرنے تک ممتد ہے۔ تکبیر تحریمہ سے نماز شروع ہوتی اور سلام پھیرنے پر ختم ہوتی ہے:

" تَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ " (ترمذی وغیرہ) مجموعی لحاظ سے یہ روایت قابلِ احتجاج ہے۔ (نیل ص۱۲۵ ج۲) جب یہ صورتِ حال ہے تو پھر یہ کیوں کہا جائے کہ نمازی اس نماز کو نہیں پا سکے ؟

بہرحال راقم الحروف کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ: التحیات (تشہد) میں بھی اگر کوئی شریک ہو جاتا ہے تو اس کا جمعہ ہو گیا، ہاں جتنا حصہ امام کے ساتھ ادا نہیں کر سکا تو اس کو اٹھ کر پورا کر لے —— ہاں اگر اس سلسلے میں کوئی صحیح اور مرفوع متصل حدیث موجود ہے تو پھر ہم اپنے اس نظریہ پر اصرار نہیں کریں گے، امام ابنِ حجر عسقلانی لکھتے ہیں؛ امام ابنِ حبان کا ارشاد ہے، اس سلسلے کی ساری روایات معلول ہیں: امام ابنِ ابی حاتم فرماتے ہیں: اس حدیث کا کوئی وجود نہیں، یعنی جمعہ کی نماز کی رکعت نہ پا سکے تو چار رکعت ظہر والی روایت:

" قَالَ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ إِنَّهَا كُلُّهَا مَعْلُولَةٌ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ لَا أَصْلَ لِهٰذَا الْحَدِيثِ إِنَّمَا الْمَعْنَى مَنْ أَدْرَكَ فِي الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا " (تلخیص الجبیر ص۱۲۷ طبع ہند)

واللہ اعلم!

علاوہ ازیں محدث کی وساطت سے مندرجہ ذیل سوالات کیے گئے ہیں:

۱۔ عورت کے سر کے بال ستر میں شامل ہیں یا نہیں ؟ (از گوجرانوالہ - ڈار)

۲۔ نمازِ جمعہ کے تشہد کے مدرک کا جمعہ ہو گیا یا اب وہ ظہر ادا کرے ؟ (فاروقی)

۳۔ جنت میں مردوں کے لیے تو حوریں ہوں گی عورتوں کے لیے کیا ہو گا ؟

۴۔ ذبح کے وقت ذبح کرنے والے کے جذبات کیسے ہونے چاہئیں ؟

۵۔ نماز کے بعد اجتماعی دعا جائز ہے یا نہ ؟

۶۔ کسی تبلیغی جلسہ میں عورتیں مبلغ کو دیکھ سکتی ہیں یا نہ ؟

۷۔ بیت الخلاء میں کپڑوں پر جو مکھیاں بیٹھتی ہیں ان سے کپڑا پلید ہو جاتا ہے یا نہیں ؟

۸۔ رشوت مجبوری بن گئی ہے، کیا ایسی صورت میں بھی راشی اور مرتشی لعنتی ہیں ؟